

امام مہدی حیات کا سرچشمہ

<?xml encoding="UTF-8">

ایک نوجوان جو کہ یونیورسٹی کا طالب علم تھا جدہ سے مکہ جاتے ہوئے اس نے راستے میں مجھ سے امام زمانہ حضرت مہدی صلوات اللہ علیہ کے حوالے سے گفتگو شروع کی اور ان کے بارے میں مختلف سوال سامنے لایا وہ کہہ رہا تھا : کہ آیا ہماری زندگی و حیات امام زمانہ کی نظر سے تعلق رکھتی ہے ؟ میں خود اس قسم کی بحث کا مشتاق رہتا ہوں اور چاہتا تھا کہ یہ سفر بہترین ذکر یعنی اپنے امام زمان (عج) کی یاد میں طے کروں، میں نے اس کے جواب میں عرض کیا : سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ اس مقدس سفر میں مجھے آپ کی مصاحبت ملی اور یہ کہ آپ عمر کے اس دور میں کس قدر امام زمان (عج) کے حوالے سے بیدار ہیں اور ان کے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں دوسری بات یہ کہ آپ کے سوال کا مختصر جواب یہی ہے کہ جی ہاں ہماری مادی اور معنوی زندگی کا وقت کے امام مہدی علیہ السلام کی نظر مبارک سے بہت گہرا تعلق ہے۔

معنوی زندگی:

آپ کا وجود مطہر پانی کی مانند سرچشمہ حیات ہے و جعلنا من الماء کل شی حی (انبیاء آیت ۳۰)
(۱) پانی پاک کرتا ہے (ب) پانی حیات بخش ہے اور اہل معنویت کو تو پاک کرنے اور حیات بخش ہونے کے درمیان رابطہ معلوم ہے۔ قرآن مجید فرما رہا ہے **و انزلنا من السماء ماء طهورا لنحی بہ بلدة مینا**، (فرقان آیت ۲۸) جب تک حضرت مہدی صلوات اللہ علیہ کے تربیتی سکول یعنی مکتب تشیع میں دل کی پاکیزگی اور تزکیہ کا مرحلہ انجام نہیں پاتا تو کمال کے طالب کے لئے پاکیزہ حیات میسر نہ ہوگی، امام زمانہ پاکیزگی کی لیاقت رکھنے والے دلوں کو پاک کرتے ہیں اور پاکیزہ دلوں کو زندہ کرتے ہیں، **یا ایہا الذین آمنوا استجبوا للہ والرسول اذا دعاکم لما یحکم** (انفال، آیت ۲۴) یعنی اے لوگوں کہ جو ایمان لائے ہو اللہ اور رسول کی دعوت پر لبیک کہو جب وہ تمہیں ایسی چیز کی طرف دعوت کریں کہ جو تمہیں زندہ کرنے کا باعث ہو۔

ہمارے جد بزرگوار مرحوم سید احمد علوی (صہر میرداماد) کتاب لطائف غیبیہ کے صفحہ ۲۲۰ میں فرماتے ہیں کہ ابن مردویہ کتاب مناقب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ سے روایت کرتا ہے کہ دعاکم لما یحکم سے مراد علی ابن ابی طالب کی امامت و ولایت ہے معلوم ہوا ہے کہ وقت کے امام کی امامت و ولایت حیات بخش اور نور افشاں کا مقام رکھتی ہے چونکہ زمانہ مولائے کائنات امیر المومنین کی ولایت کا ہی سلسلہ ہیں تو آج ان کی ولایت قبول کرنے میں اللہ اور اس کے رسول کی دعوت پر لبیک ہے پس دل کی پاکیزگی اور اس کی زندگی امام زمان (عج) کے پرچم تلے ہی نصیب ہوگی۔

سورہ حج آیت ۲۵ میں امام زمان کو کنوئیں کے ساتھ تشبیہ دی گئی یعنی وہ پانی کہ کوئی اس کی طرف رجوع نہیں کرتا اور نہ ہی پیاسا اس سے سیراب ہونے کے لئے پانی لیتا ہے اور یہ چیز اسلام اور صاحب اسلام کی غربت کو بیان کر رہی ہے جبکہ سورہ ملک (آیت ۳۰) میں آپ کے جاری پانی (ماء معین) سے تشبیہ دی گئی، البتہ یہ کہنا کہ امام دریا ہے تشبیہ اس سے بھی بلند ہے، آپ کمالات، فضائل اور علوم و عظمتوں کا دریا ہیں کہ جو معرفت

کے پیاسوں اور فضیلت کے غوطہ خوروں کو فائدہ پہنچانا ہے البتہ ایک مقام پر آپ کو کنویں کے پانی سے تشبیہ دینا اور دوسرے مقام پر دریا کے پانی سے تشبیہ دینے کے ایک وجہ مکتب اہل بیت کے محبین اور شاگردوں کی فکری و معنوی استعداد میں فرق ہے، امام زمانہ کا وجود مبارک اس دریائے کمالات کے حقیقی با معرفت و استعداد غوطہ خوروں کے لئے ایک دریا کی مانند ہیں جبکہ محض معرفت کے پیاسوں کے لئے (کہ جن کا درجہ ان سے نیچے ہے) کنویں کے پانی کی مانند ہیں کہ جہاں سے وہ جرعه جرعه آب معرفت لے کر سیراب ہوتے رہتے ہیں نوجوان نسل اچھی طرح اس آیت کے مطلب کو سمجھ لے کہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے، **انما انت منذر و لكل قوم هاد** (سورہ رد آیت ۷)

اے رسول تو فقط ڈرانے والا ہے اور ہر قوم کا ہادی و رہنما ہے تو اس زمانہ میں حقیقی رہنما امام زمانہ حضرت مہدی (عج) ہیں ہمیں چاہئے ان کی پیروی اور ان کے وجود مبارک سے توسل کرتے ہوئے اپنا راستہ اپنائیں اور نورانی سفر کا آغاز کریں۔

جاپانی محقق کا ہدایت پانا:

یہ کہ امام مہدی (عج) تمسک و توسل کا اثر ہدایت پانے اور نورانیت کی صورت میں جاننا چاہیں تو اس خبر کا مطالعہ کریں کہ جسے امام زمانہ پی ایچ ڈی لائبریری والوں نے خورشید کا استقبال کی صورت میں کپھان اخبار (ایرانی اخبار) میں چھپوایا اس سے واقعا نوجوان نسل کے عقائد پختہ ہوئے ہیں اس واقعہ کو نقل کرتا ہوں :

تاریخ ۸۰۲۲-۷۴ (ایرانی تاریخ کہ جو ۱۹۹۵ء کے سال کی تاریخ ہے) بدھ والے دن سہ پہر تین بجے ایک جاپانی محقق بنام سومیا کہ so.miyake کے امام زمانہ پی ایچ ڈی لائبریری اصفہان میں آیا چونکہ بدھ کا دن تھا اور امام زمانہ کے متعلق وہاں پروگرام ہو رہا تھا، تو میں نے اس جاپانی محقق کے پروگرام میں آتے ہی اپنی بحث کا موضوع ماتریالیسم اسلام، بدھ مت، قرار دیا اور عرض کیا کہ الحاد اور ماتریالیسم کی روش یہ ہے کہ وہ ماورا طبعیت کی نفی کرتی ہے یعنی پروردگار کا انکار ہے اسی لئے اس نظرئے کے پیروکار مادی غرائز اور شہوات میں غرق ہیں جبکہ بدھ مت کا نظریہ روحانیت اور غرائز جسمی کو ختم کرنے کا پرچار کرتا ہے یعنی بالکل ماتریالیسم کے مدمقابل ہے وہ اگر مادیت اور شہوات میں غرق ہونے کی تعلیم دیتا ہے یہ خواہشات اور شہوات کو نابود کرنے کی تعلیم دیتا ہے، لیکن اسلام نہ غرائز و مادیت میں غرق ہونے کا حکم دیتا ہے اور نہ کامل طور پر جسمانی خواہشات اور مادیت کو چھوڑنے کا حکم دیتا ہے بلکہ وہ اس غرائز اور شہوات سے بہتر فائدہ اٹھانے اور انہیں کنٹرول کرنے کا حکم دیتا ہے، یہ بحث بڑھتی رہی اور مترجم حضرات جناب سومیا کے لئے ترجمہ کرتے رہے، تو اس محقق نے یہ سوال کیا کہ آپ کے مذہب میں اللہ کی معرفت کیسے ہے؟ میں نے جواب دیا ہمارا مذہب مکمل طور پر دلیل و برہان سے بات کرتا ہے چاہے اصول دین ہوں یا فروع دین، دلیل حکم فرما ہے لہذا اللہ تعالیٰ کی معرفت کے حوالے سے بھی ہمارے پاس دلائل اور براہین ہیں، بلکہ اس سے بڑھ کر کہ ہم حضور و شہود کی بات کرتے ہیں، پھر میں نے حضرت امام حسین علیہ السلام کی دعا سے چند جملے تفصیل و تشریح کے ساتھ سنائے، **کیف یستدل علیک بما ہو فی وجودہ مفتقرا الیک۔۔۔** کیسے وہ تجھ پر دلیل قائم کرے کہ وہ خود اپنے وجود میں تیرا محتاج ہے۔۔۔ متی غبت حتی تحتاج الی دلیل یدل علیک۔۔۔ تو غائب کب ہے کہ تجھے ڈھونڈنے کے لئے دلیل کی ضرورت ہو۔۔۔ بندہ حقیر کی گفتگو کے بعد (جو کہ پورا ہفتہ جاری رہی) مداح اہل بیت

حضرات امام زمانہ (عج) کی مدح اور ان کے فراق میں جانسوز اشعار پڑھتے تھے، چاپانی محقق جو کہ اس محفل میں ہوتا تھا وہ شیعہ کی منطق و استدلال بھی سنتا تھا اور ان کا اپنے امام کے فراق میں آنسو بہانا بھی دیکھتا تھا وہ مشاہدہ کرتا کہ شیعہ کس طرح عالم معنویت سے رابطہ رکھے ہوئے ہیں یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کا امام موجود ہے اور یوں وہ اپنے امام کو یابن الحسن کہہ کر پکارتے ہیں یاد کرتے ہیں اور روتے ہیں گویا وہ ان کے سامنے ہے۔

محفل ہمیشہ اشک و اشتیاق سے بھرپور ہوتی تھی جاپانی محقق اگرچہ فارسی زبان کہ نہیں سمجھتا تھا، لیکن یابن الحسن کی فریادیں گویا اس کے دل پر خاص اثر چھوڑ رہی تھیں اسے یوں محسوس ہوتا تھا کہ دل سے ابھام کی سیاہی کے بادل چھٹ رہے ہیں اور دل کے افق پر علم و آگاہی کا ایک نیا سورج طلوع ہو رہا ہے بعد والے دن یعنی جمعرات کو اس نے ایک جملہ لکھا: قرآن () یعنی نقشہ ہے اور ائمہ اس کے راہنما ہیں پھر اس آیہ شریفہ انما انت منذر و لكل قوم هاد کا مفہوم متحقق ہو گیا اور زمانے کے ہادی ولی بالیافت دلوں کو زندہ کرنے والے وارستہ دلوں کی پرورش کرنے والے بقیۃ اللہ الاعظم اور قائم آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی برکات سے اس نے توحید، رسالت اور ولایت کا کلمہ اپنی زبان پر جاری کیا اور اس کے بعد اس کا نام روح اللہ میاکی رکھا گیا۔

پانی سے اس کے علاوہ کیا امید رکھیں پانی تو آبادانی اور زندگانی کا موجب ہے یہ ہم پہلے کہہ چکے ہیں کہ امام زمانہ عج کا وجود پانی کی مانند ہے اگر آپ آب حیات کی تلاش میں ہیں، کتابوں کا مطالعہ کر رہے ہیں، کتابخانہ بنایا ہے، کوئی کلاس رکھی ہے، مناظرہ اور دفاع کرتے ہیں، بیدار ہیں اور بیداروں کی پرورش کر رہے ہیں خلاصہ یہ کہ دشمن کی ثقافتی یلغار کا سامنا کیا ہے اور یہ سب اللہ تعالیٰ کے نام سے اور ولی اللہ الاعظم کی رضا کے لئے کیا ہے تو سمجھ لیں پاکیزہ زندگی گزار رہے ہیں بلکہ خود آپ زندگی دے رہے ہیں اس جاپانی محقق کی مثال آپ کے سامنے ہے۔